معرفہ و نکرہ

(Kind)

- اسم دو طرح کا ہوتا ہے۔ (i) اسمِ نکرہ (Common noun) اور (ii) اسمِ معرفہ (Proper noun)۔ اسمِ نکرہ ایسے اسم کو کہتے ہیں جو کسی عام چیز پر بولا جائے۔ جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں "ایک لڑکا آیا"۔ اب یہاں اسم "لڑکا" نکرہ ہے۔ اردو میں اسمِ نکرہ کی کچھ علامتیں ہیں، مثلاً "ایک"، "کوئی"، "کچھ"، "بعض"، "چند" وغیرہ۔ اس کے برعکس انگریزی میں لفظ "The" معرفہ کی علامت ہے۔ چنانچہ انگریزی میں "Boy" اسمِ نکرہ ہے اور اس کا مطلب ہے "کوئی لڑکا" جبکہ "The Boy" اسمِ معرفہ ہے اور اس کا مطلب ہے "لڑکا" یعنی ایسا مخصوص لڑکا جو بات کرنے والوں کے ذہن میں موجود ہے یا گفتگو کے دوران جس کا ذکر آ چکا ہے۔
- ہم ذیل میں اسمِ معرفہ کی اقسام بیان کر رہے ہیں۔ جو اسم ان اقسام میں سے کسی میں نہیں آئے گا وہ اسمِ نکرہ مانا جائے گا۔
- اسمِ معرفہ کی سات اقسام ہیں:

i) **اسمِ علَم**: یعنی وہ الفاظ جو کسی خاص شخص، خاص جگہ یا خاص چیز کا نام ہو۔ جیسے ایک خاص شخص کا نام حَامِدٌ، ایک شہر کی پہچان کے لیے بَغْدَادُ، ایک خاص چیز کا نام زَمْزَمْ وغیرہ۔

ii) **اسمِ ضمیر**: یعنی وہ الفاظ جو کسی خاص نام کی جگہ استعمال ہوتے ہیں، چاہے وہ متکلم، حاضر یا غائب کے لیے استعمال ہو۔ جیسے اردو میں ہم اس طرح نہیں کہتے کہ "حامد کالج سے آیا اور حامد بہت خوش تھا"، بلکہ یوں کہتے ہیں کہ "حامد کالج سے آیا اور وہ بہت خوش تھا"۔ یہاں لفظ "وہ" اسمِ ضمیر ہے۔ یہ حامد کے لیے استعمال ہوا ہے اس لیے معرفہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام ضمیریں معرفہ ہوتی ہیں۔ عربی میں اس کی مثالیں یہ ہیں۔ هُوَ (وہ)، اَنْتَ (تو)، اَنَا (میں) وغیرہ۔

iii) **اسمِ اشارہ**: یعنی وہ الفاظ جو کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے هٰذَا (یہ۔ مذکّر)، ذٰلِكَ (وہ۔ مذکّر)۔ ذہن میں یہ بات واضح کر لیں کہ جب کسی چیز کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے تو وہ کوئی عام چیز نہیں رہتی بلکہ خاص ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام اسمائے اشارہ معرفہ ہیں۔

iv) **اسمِ موصول**: وہ اسم جو اگلی بات کو پچھلی بات سے ملانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اسم موصول کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے اور اس جملے میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو موصول کی جانب لوٹتی ہے اس جملے کو صلہ کہتے ہیں۔ جیسے اَلَّذِیْ (جو کہ۔ مذکّر)، اَلَّتِیْ (جو کہ۔ مؤنّث)۔ تمام اسمائے موصولہ بھی معرفہ ہوتے ہیں۔

v) **معرف بہ اضافت**: وہ اسم جس کو کسی معرفہ کی طرف نسبت دی جائے وہ بھی معرفہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً كِتَابُ زَيْدٍ یعنی زید کی کتاب۔

vi) **معرف بہ نداء**: وہ اسم جس پر حرفِ نداء داخل کر کے اسے معرفہ بنایا گیا ہو۔ مثلاً یَا رَجُلُ یعنی اے آدمی۔

vii) **معرَّف بہ لام**: ایسا اسم جسے الف، لام لگا کر معرفہ بنایا گیا ہو اسے معرف بال۔ جب کسی نکرہ اسم کو معرفہ کے طور پر استعمال کرنا ہوتا ہے تو عربی میں اس سے پہلے "الف لام (اَلْ)" لگا دیتے ہیں، جسے لامِ تعریف کہتے ہیں جیسے فَرَسٌ کے معنی ہیں کوئی گھوڑا لیکن اَلْفَرَسُ کے معنی ہیں مخصوص گھوڑا، اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

- کسی نکرہ اسم کو معرفہ بنانے کے لیے جب اس پر لامِ تعریف داخل کرتے ہیں تو پھر اُس لفظ کے استعمال میں چند قواعد کا خیال کرنا ہوتا ہے

پہلا قاعدہ: جب کسی اسمِ نکرہ پر لامِ تعریف داخل ہو گا تو وہ اس کی تنوین کو ساقط کر دے گا جیسے حالتِ نکرہ میں رَجُلٌ، فَرَسٌ وغیرہ کے آخری حرف پر تنوین ہے لیکن جب ان کو معرفہ بناتے ہیں تو یہ اَلرَّجُلُ، اَلْفَرَسُ ہو جاتے ہیں۔ اب ان کے آخری حرف پر تنوین ختم ہو گئی۔ اگر دو پیش ہیں تو صرف ایک پیش رہ جائے گا، اگر دو زبر ہوں تو ایک زبر رہ جائے گا اور اگر دو زیر ہوں تو ایک زیر رہ جائے گا۔

دوسرا قاعدہ: بعض الفاظ میں معرف بہ لام کے ہمزہ کو لام پر علامتِ سکون دے کر پڑھتے ہیں جیسے اَلْقَمَرُ، جبکہ بعض الفاظ میں لام کو نظر انداز کر کے ہمزہ کو براہِ راست اگلے حرف پر تشدید دے کر ملاتے ہیں، جیسے اَلشَّمْسُ۔ کچھ حروف ایسے ہیں جن سے شروع ہونے والے الفاظ پر جب لامِ تعریف داخل ہو گا تو اَلْقَمَرُ کے قاعدہ کا اطلاق ہو گا۔ اس لیے ایسے حروف کو حروفِ قمری کہتے ہیں جبکہ جن حروف سے شروع ہونے والے الفاظ پر اَلشَّمْسُ کے قاعدہ کا اطلاق ہوتا ہے انہیں حروفِ شمسی کہتے ہیں۔ آپ کو یاد کرنا ہو گا کہ کون سے حروف شمسی اور کون سے قمری ہیں، اور اس کی ترکیب بہت آسان ہے۔ ایک کاغذ پر عربی کے حروفِ تہجی لکھ لیں۔ پھر د ذ سے ط ظ تک تمام حروف Underline کر لیں۔ ان سے قبل کے دو حروف ت ث اور بعد کے دو حروف ل ن کو بھی انڈر لائن کر لیں۔ یہ سب حروفِ شمسی ہیں۔ باقی تمام حروف قمری ہیں۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ مذکورہ بالا قاعدہ حقیقتاً عربی گرامر کا نہیں بلکہ عربی تجوید کا قاعدہ ہے لیکن عربی زبان کو درست طریقہ پر بولنے اور لکھنے کے لیے اس کا علم بھی ضروری ہے۔

- ہم پچھلے سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ غیر منصرف اسماء حالتِ جر میں زیر قبول نہیں کرتے۔ جیسے مَسَاجِدُ حالتِ نصبی میں مَسَاجِدَ ہو جائے گا لیکن حالتِ جری میں مَسَاجِدِ نہیں ہو گا بلکہ مَسَاجِدَ ہی رہے گا۔ اس اصول کے دو استثناء ہیں۔ اوّل یہ کہ غیر منصرف اسم جب لامِ تعریف داخل کیا جاتا ہے تو حالتِ جر میں زیر قبول کر لیتا ہے جیسے اَلْمَسَاجِدُ سے حالتِ نصبی میں اَلْمَسَاجِدَ ہو گا اور حالتِ جری میں اَلْمَسَاجِدِ ہو جائے گا۔ دوسرا استثناء ان شاء اللہ ہم آئندہ اسباق میں پڑھیں گے۔

مشق نمبر - 5

مشق نمبر ۴ (الف) میں دیے گئے تمام الفاظ کی معرفہ سے گردان کریں۔